# کیا حفاظتی اقدامات کرنا توکل کے خلاف ہے؟

**مجیب:** مولانا فرحان احمد عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** Web-2014

**تاریخ اجراء:** 04ربیع الآخر1446ھ/08اکتوبر2024ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

ایک شخص کا کہنا یہ ہے کہ اگر زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں، تو پھر انسان اپنے لیے سیکورٹی گارڈ وغیرہ حفاظتی اقدامات کیوں کرتا ہے؟ کیا اس کو اللہ پر توکل و یقین نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بے شک زندگی اور موت اللہ عزوجل کے دستِ قدرت میں ہے مگر اس کے باوجود ہم کھانا کھاتے ہیں، رزق حلال کے لیے جستجو کرتے ہیں، بیمار پڑ جائیں تو دوا استعمال کرتے ہیں یونہی بے تحاشا ظاہری اسباب اختیار کرتے ہیں، اور ان سب چیزوں کے احکام ہمیں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بتائے ہیں لہٰذا جب کسی کی جان کو خطرہ ہو تو اسے سیکورٹی گارڈ اور دیگر اقدامات ضرور کرنے چاہییں۔ اپنی جان کی حفاظت کے لیے گارڈ رکھنا توکل کے ہرگز خلاف نہیں۔

قرآنِ عظیم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا(71)“ ترجمہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو۔ (سورۂ نساء، آیت 71)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے ہمیں زندگی کے کسی بھی شعبے میں اپنے احکام سے محروم نہیں رکھا بلکہ ہر جگہ ہماری رہنمائی فرمائی۔ ماں باپ، بیوی بچے، رشتے دار، پڑوسی، اپنے بیگانے سب کے متعلق واضح ہدایات عطا فرمائیں۔ اسی سلسلے میں ہماری بھلائی کیلئے ہمیں ہوشیار رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ دنیا کے دیگر معاملات کی طرح دشمنوں کے مقابلے میں بھی ہوشیاری اور سمجھداری سے کام لو، دُشمن کی گھات سے بچو اور اُسے اپنے اوپر موقع نہ دو اور اپنی حفاظت کا سامان لے رکھو پھر موقع محل کی مناسبت سے دشمن کی طرف

تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو یعنی جہاں جو مناسب ہو امیر کی اطاعت میں رہتے ہوئے اور تجربات و عقل کی روشنی میں مفید تدبیریں اختیار کرو۔ یہ آیتِ مبارکہ جنگی تیاریوں، جنگی چالوں، دشمنوں کی حربی طاقت کے اندازے لگانے، معلومات رکھنے، ان کے مقابلے میں بھرپور تیاری اور بہترین جنگی حکمتِ عملی کے جملہ اصولوں میں رہنمائی کرتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسباب کا اختیار کرنا بھی نہایت اہم ہے۔ بغیر اسباب لڑنا مرنے کے مُتَرادِف ہے، تَوَکُّل ترکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب اختیار کر کے امیدیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وابستہ کرنے کا نام ہے۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد2، صفحہ 247، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "نظر مسبب جل وعلا پر رکھ کر جائز اسبابِ رزق کا اختیار کرنا ہرگز منافیِ توکل نہیں، توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک (توکل) ہے۔ حدیث میں ہے: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اعقلھا وتوکل علی اللہ۔ بر توکل پائے اشتر رابند، اونٹ کو باندھ کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے۔ (ت)" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ 379، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

لہٰذا جو شخص اپنی حفاظت کے لیے سیکورٹی گارڈ رکھے لیکن سیکورٹی گارڈ رکھنے کے باوجود اللہ عزوجل ہی کی ذات پر بھروسہ رکھے، تو یقیناً یہ شخص توکل کرنے والا ہے، اس پر بے جا اعتراض کرنا عقل مندی نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم